© rasailojaraid.com

ضبط و ترتیب :- مولانا عبدالقیوم حقانی

صحبتے با اہلِ حق

ـــــــ شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب کی مجلس میں

○ **مبرور اور مقبول حج** | ۶ راگست ۱۹۸۴ء۔ ارشاد فرمایا۔ الحج المبرور لیس جزاءہ الا الجنۃ حج مبرور کی جزا جنت ہے جو اللہ تعالیٰ کی رضا کی علامت ہے۔ فرمایا حج مقبول وہ ہے کہ حاجی مناسک حج اور مامورات کو ادا کرے۔ اور منہیات سے خود کو منع رکھے۔ حج پہ جانے والے ایک صاحب نے وہاں کے مشاغل سے متعلق دریافت کیا۔ تو ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت سے کرو آپ کی جوانی ہے جو اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ جس قدر زیادہ طواف کریں گے اتنا زیادہ بہتر اور کثیر اجر و ثواب کا باعث ہے۔ طواف ایام حج کی بہت بڑی نیکی ہے۔ ۷۰ مرتبہ طواف کرنے والے کے لئے تمام گناہ معاف ہو جانے کی بشارت آئی ہے۔

○ **حج محبوب سے وارفتگی کی علامت ہے** | ۶ راگست ۱۹۸۴ء۔ ارشاد فرمایا۔ ایام حج میں مخصوص عبادات اور حج کے مناسک سب عشق و محبت اور دیوانگی و سرمستی کے مظاہر ہیں احرام باندھنا، سر سے ننگا رہنا، طواف کرنا، یہ سب محبوب سے محب کی وارفتگی کے علامات ہیں۔ اگر یہاں کوئی نماز پڑھ رہا ہے تو اس کے آگے سے گزرنا گناہ ہے۔ مگر حجاج تو عند اللہ عشق میں مجنون اور بعض معاملات میں ان کی طرح مرفوع القلم ہوتے ہیں۔ مطاف میں اگر کوئی شخص نمازی کے سامنے گزر جائے تو معاف ہے کوئی گناہ اور مواخذہ نہیں۔

○ **دل کا رابطہ اور انابت الی اللہ** | ۶ راگست ۱۹۸۴ء۔ ارشاد فرمایا۔ اصل دار و مدار ضابطہ نہیں رابطہ ہے جتنا بھی دل کی کیفیت میں للہیت غالب رہے گی اتنا ہی حج کی سعادتیں زیادہ لوٹ سکو گے۔ ویسے تو احادیث میں مختلف مناسک حج کے لئے مختلف دعائیں ماثور ہیں۔ لیکن اگر ایک شخص وہ دعائیں پڑھنا نہیں جانتا اور اس کا دل انابت الی اللہ تواضع اور عجز و انکسار کی کیفیات سے لبریز ہے تو بس اس کو گوہر مقصود مل گیا ہے۔

○ **والدین کو نظر شفقت سے دیکھنا** | ۶ راگست ۱۹۸۴ء۔ خدمت والدین کا ذکر چلا تو ارشاد فرمایا۔ جو شخص والدین کو ایک بار محبت اور شفقت کی نظر سے دیکھتا ہے اسے ایک حج مقبول کا ثواب ملتا ہے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

جیسا کہ حدیث کا مضمون ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ والدین کو ایک بار شفقت کی نگاہ سے دیکھنا گویا حج مقبول کی سعادت اور اجر و ثواب حاصل کر لینا ہے۔ تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! اگر ایک شخص دن میں سو مرتبہ والدین کو محبت کی نظر سے دیکھے تو کیا اسے سو حجوں کا ثواب ملے گا۔ تو آپؐ نے فرمایا اس میں تعجب کی کونسی بات ہے۔ اللہ کی رحمت کے خزانے انسانی ذہن اور تصور کی وسعت سے بہت سے زیادہ وسیع ہیں۔

○ **حج مبرور کی علامت** | ۶ راگست ۱۹۸۴ء۔ ارشاد فرمایا۔ کہ حج مبرور کی علامت حج کے بعد کی زندگی میں دینی اور ذہنی انقلاب ہے۔ اگر حج کے بعد کی زندگی پہلی زندگی سے نیکی عبادت۔ توجہ الی اللہ و انابت وخشیت اور ذکر و فکر کے لحاظ سے بڑھ گئی ہے۔ تو گویا حج مبرور کی سعادت حاصل ہو گئی ہے۔ اور اگر حج کرنے کے بعد کی زندگی، پہلی زندگی سے نیکی اور خیر و فلاح کے کاموں میں کمزور اور پیچھے ہے تو یہ خطرناک بات ہے۔ اللہ پاک سب کو حج مبرور عطا فرمائے۔ اور اپنی ناراضگی کے کاموں سے محفوظ رکھے۔

○ **درجوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبریست** | ۶ راگست ۱۹۸۴ء۔ ایک صاحب نے عرض کی کہ ایام حج میں یہ عزم غالب ہے کہ ایک بار حضرت تھانوی کے ترجمہ تفسیر کا کامل مطالعہ کرلوں۔

ارشاد فرمایا۔ یہ تو نورٌ علی نور ہے۔ اس سے علمی و روحانی کیفیات، باطنی توجہات میں انابت پیدا ہو گی اس سے اور زیادہ بہتر کام اور کیا ہو سکتا ہے۔ قرآن سے تعلق گویا قرآن بھیجنے والے سے تعلق ہے آپ ماشاء اللہ نوجوان ہیں تعلیم یافتہ ہیں۔ (مشہور ڈاکٹر جناب) اصل انابت الی اللہ کا وقت نوجوانی ہے ؎

درجوانی توبہ کردن شیوۂ پیغمبریست

○ **استغفار کی برکات** | ۷ راگست ۱۹۸۴ء۔ ایک صاحب نے بیعت ہونے کی درخواست کی۔ تو ارشاد فرمایا لکل فن رجال یہ آپ کا حسن ظن ہے۔ اللہ پاک اجر عظیم عطا فرماوے۔ میں آنے والے احباب کو عام طور پر استغفار کی تلقین کرتا ہوں۔ حضرت حسن بصریؒ بھی کثرت استغفار پر زور دیا کرتے تھے ان کے پاس ایک شخص حاضر ہوا۔ عرض کیا حضرت میری اولاد نہیں ہوتی۔ آپ نے فرمایا کثرت سے استغفار پڑھا کرو۔ ایک دوسرے صاحب آئے کہ حضرت بارش نہیں ہو رہی۔ فرمایا اہل شہر کثرت استغفار کریں۔ ایک اور صاحب آئے اور رزق حلال کی درخواست کرائی۔ فرمایا، تم بھی استغفار پڑھا کرو۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

حاضرین میں ایک شخص نے سوال کیا کہ حضرت جو بھی آیا آپ نے استغفار پڑھنے کی تلقین و تاکید فرمائی - حالاں کہ سب کے مسائل اور مقاصد مختلف تھے۔ تو حضرت حسن بصری نے جواب دیا۔ بھائی! یہ کوئی میں نے اپنی طرف سے نہیں بتایا بلکہ خود اللہ رب العزت نے قرآن حکیم میں ان امور میں کثرت استغفار کی تاکید کی ہے۔ اللہ پاک ارشاد فرماتے ہیں۔

فقلت استغفروا ربکم انہ کان غفاراہ یرسل السماء علیکم مدراراہ و یمددکم باموالٍ و بنین و یجعل لکم جنّٰت و یجعل لکم انھٰراہ

اور اس سمجھانے میں ان سے یہ کہا کہ تم اپنے پروردگار سے گناہ بخشواؤ - بے شک وہ بڑا بخشنے والا ہے کثرت سے تم پر بارش بھیجے گا۔ اور تمہاری مال اور اولاد میں ترقی دے گا اور تمہارے لئے باغ لگا دے گا اور تمہارے لئے نہریں بہا دے گا۔

○ دعا برائے حفظ و مطالعہ | ایک صاحب نے عرض کیا جب مطالعہ کرتا ہوں تو کچھ یاد نہیں رہتا۔ مطالعہ کرنے سے پہلے کوئی ایسا وظیفہ اور دعا ارشاد فرمائیے جس کو معمول بنا لوں۔ اور خدا تعالیٰ مطالعہ آسان کر دے۔ ارشاد فرمایا۔

۱۔ مطالعہ سے قبل خدا کے حضور عاجزی اور انکساری سے زیادہ علم اور عمل صالح کی دعا کر لینی چاہیئے - حدیث میں آتا ہے کہ ہر چیز کا سوال خدا سے کرو۔ حتیٰ کہ جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی خدا سے مانگو۔ اس قدر وسعت کے باوجود قرآن حکیم میں جس دعا کا حکم دیا گیا ہے وہ صرف علم ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ پاک نے ارشاد فرمایا۔

قل رب زدنی علماً۔ یہ شیطان کا دھوکہ اور فریب ہے کہ بڑی چیزوں کا سوال تو خدا سے کرو۔ مگر چھوٹی چیزوں کا سوال مناسب نہیں۔ تو جیسا کہ میں نے عرض کیا بمقتضائے حدیث معمولی سے معمولی چیز تک خدا سے مانگنے کا حکم ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ازدیادِ علم کی دعا سکھائی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ علم، دنیا و مافیہا تمام نعمتوں سے افضل اور بہتر ہے۔ تو مطالعہ سے قبل کم سے کم تین بار یہ دعا ضرور پڑھ لینی چاہیئے یہ تو اللہ پاک نے خود سکھائی ہے۔

۲۔ دوسری دعا بھی وہی ہے جو قرآن مجید میں آتی ہے جب اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حکم دیا کہ جاؤ اور فرعون کے سامنے ہماری توحید بیان کرو۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خدا کی بارگاہ میں التجا کی :-

رب اشرح لی صدری و یسّر لی امری و احلل عقدۃ من لسانی یفقھوا قولی۔ اس دعا کے پڑھنے سے شرح صدر ہوتا ہے اور اللہ پاک مشکلات اور اہم مباحث و مسائل کو آسان فرما دیتے ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۳۔ تیسری دعا جو تخلیق آدم کے وقت اللہ پاک کی بارگاہ میں فرشتوں نے عرض کی تھی۔ سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم ان میں ہر دعا تین تین مرتبہ پڑھ کر مطالعہ شروع کیا جائے۔ تو یقیناً خیر و برکت سے معمور ہو گا۔

○ طلبہ دورۂ حدیث کو نصیحت | ۱۸ اگست۔ عصر کا وقت تھا۔ حضرت شیخ الحدیث نماز سے فارغ ہوتے تو طلبہ دارالعلوم کے اساتذہ اور مہمانوں نے حضرت کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ مصافحے اور دعائیں شروع ہوئیں۔ طلبہ بھی اپنے مسائل پیش کر رہے تھے تین طالب علم حاضر ہوئے۔ عرض کیا۔ ہم دورۂ حدیث میں داخلہ کی غرض سے آئے ہیں بیس شوال کو حاضر ہوئے تھے مگر معلوم ہوا کہ یہاں دارالعلوم حقانیہ میں داخلہ بند ہو چکا ہے۔ تو ایک دوسرے مدرسہ .... میں چلے گئے۔ وہاں داخلہ لیا۔ مگر وہاں قلبی سکون اور اطمینان حاصل نہیں۔ اب یہی فیصلہ کر لیا ہے کہ دارالعلوم ہی میں داخلہ لینا ہے امید ہے کہ آپ ہماری اس خواہش کو پورا فرمائیں گے۔ اور داخلہ عنایت فرمائیں گے۔

ارشاد فرمایا۔ ایک رائے قائم کر لینے کے بعد اس پر پختہ رہنا ضروری ہے۔ جب آپ نے ...... مدرسہ میں دورۂ حدیث کے لئے داخلہ لے لیا ہے تو اب استقامت اور بلند ہمتی سے وہاں سال مکمل کریں اللہ پاک برکت عطا فرما دے۔

بعض طلبہ کو مدارس بدلنے اور جگہیں بدلنے کی بیماری ہوتی ہے۔ میرے نزدیک جگہ جگہ پھرنا، اساتذہ کا معیار معلوم کرنا، بعض کی مدح اور بعض کی مذمت کرنا، اس سے علم کی برکتیں ختم ہو جاتی ہیں۔ اور بعض اوقات ایسی صورتیں حد درجہ بدترین نتائج سامنے لاتی ہیں اس لئے میرا مشورہ یہ ہے کہ آپ فی الحال دارالعلوم حقانیہ میں داخلہ نہ لیں۔ جہاں شروع کیا ہے وہاں مکمل کر لیں پھر اگر مزید ضرورت محسوس کریں تو اگلے سال آپ کو دارالعلوم میں ضرور داخلہ مل جائے گا انشاء اللہ۔

○ صلحاء کے برکات | ۱۸ اگست۔ پچھلی کسی مجلس میں حضرت کی طالب العلمی کے ضمن میں دہلی کا بھی ذکر آیا تھا میں نے اس کی تحقیق کی تو فرمایا۔ مجھے اکوڑہ سے ہندوستان کے لئے حصول تعلیم کی غرض سے جب سفر درپیش تو اولاً مجھے دہلی ہی جانا پڑا۔ اور میرا قیام بھی اس مسجد میں تھا جہاں حضرت شاہ عبدالقادر صاحبؒ نے بارہ سال معتکف رہ کر قرآن کا ترجمہ و تفسیر مکمل کی۔ یہ مسجد غالباً چاندنی چوک دہلی کے علاقہ میں ہے اوپر دالان تھا جس میں شاہ صاحب بیٹھا کرتے تھے اور نیچے بازار تھا ــــ جہاں صالحین نے وقت گذارا ہو وہاں کی زمین اور ہوا فضا میں برکات کے اثرات ہوتے ہیں۔

© rasailojaraid.com